تامرون بالمعروف و تنہون عن المنکر

بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو (آل عمران ۱۱۰)

خوب و ناخوب

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔ اے، پی ایچ۔ ڈی

ادارہ مسعودیہ

۵/۷ ۵-ای، ناظم آباد، کراچی ۱۸

سعودی عرب / پاکستان ۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۸ء

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ　　اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہ　　وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَانُوْرَاللّٰہ

خُوب و نا خُوب

ابتدائیہ

دنیا اچھی بُری چیزوں بھری پڑی ہے۔ زندگی بہت مختصر ہے انتظار نہیں کرسکتی آن کی آن میں اچھی چیزوں کی اچھائی اور بُری چیزوں کی بُرائی کا اندازہ لگانا عقل کے بس کی بات نہیں۔ وہ بینائی سے محروم ہے اور تجربوں کی محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مجبور بندوں پر کرم فرمایا، انبیا علیہم السلام کو بھیجا، آخر میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور وحی نے اس مشکل کو ہمیشہ کے لئے آسان کردیا اور وہ ہی آسان کرسکتی تھی، پھر قرآن وسنت کا پیغام پہنچانے والے پیغام پہنچاتے رہے اچھی اور بُری چیزوں کو بتاتے رہے اور اللہ کے بندوں کی رہنمائی کرتے رہے۔ انہیں رہنمائی میں میرے پیرِ طریقت پروانہ شمعِ رسالت مجدد دین ملّت الشاہ اعلیٰحضرت امامِ احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (م ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱) کی شخصیت نہایت ممتاز ہے عالم اسلام کے جلیل القدر محدث و فقیہہ اور مصلح و مفکر تھے۔

ایک عرصے تک ان کو نہیں سمجھا گیا اور ان کے بارے میں طرح طرح کی بے سروپا باتیں مشہور کی گئیں اور مشکوک وشبہات پیدا کئے گئے ان کی شخصیت کو مجروح ہر سیرت کو داغ دار کیا گیا لیکن رُبع صدی سے عالمی سطح پر مختلف یونیورسٹیز اور تحقیقی اداروں میں مسلسل تحقیق نے حقائق کو روشن کرکے غلط فہمیوں کا ازالہ کردیا۔

بیعت کے حوالے سے میرے پیرِ طریقت پروانہ شمعِ رسالت مجددِ دین ملّت الشاہ اعلیٰحضرت امامِ احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں بہت سی بے بنیاد باتیں عام کی گئیں اور یہ کام اہلِ علم نے کیا جو نہایت افسوناک ہے۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ میرے پیرِ طریقت پروانہ شمعِ رسالت مجددِ دین ملّت الشاہ اعلیٰحضرت امامِ احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعض عقیدت مندوں کا عمل ان کے موقوف کے سراسر خلاف ہے۔

مُجدد

حقیقت یہ ہے کہ میرے پیرِ طریقت پروانۂ شمعِ رسالت مجددِ دین ملّت الشاہ اعلیٰحضرت امامِ احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے فتویٰ، رسالوں اور تقریروں کے ذریعے رد بدعات اور احیاءِ اسلام کے لیے جد جہد کی غالباً اسی لیے بعض علماء حرمین نے ان کو اس صدی کا مجدد کہا ہے چنانچہ حافظ کتب الحرام شیخ اسمٰعیل خلیل مکی لکھتے ہیں۔

بل اقول لو قیل فی حقه انه مجدد هذا القرن لکان حقا و صدقا لیس علی الله بمستنکر

ان یجمع العالم فی واحد

ترجمہ : بلکہ میں کہتا ہوں ان کے بارے میں یہ کہا جائے کہ وہ اس صدی کے مجدد ہیں۔ تو بیشک یہ بات سچ اور صحیح ہوگی۔ خدا کے لیے یہ بات مشکل نہیں کہ وہ ایک جاب میں ایک جہاں سمو دے۔

اس مختصر مقالے میں ہم بدعت کے حوالے سے بعض امور کے بارے میں اعلیٰحضرت امامِ احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رضی اللہ عنہ کا موقف بیان کریں گیں تا کہ اصل حقائق سامنے آ جائیں اور اہلِ علم کے لیے کوئی شک وشبہ نہ رہے۔

اسلام

اعلیٰحضرت امامِ احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اسلام کا مفہوم سیدھا سادا ہے مگر وہ اس شخص کا تعاقب کرتے ہیں جو دین میں نئی نئی باتیں نکالتا ہے اور اس پر تنقید کرتے ہیں جو ملی وحدت میں رخنہ ڈال کر اس کو پارہ پارہ کرتا ہے اور سوادِ اعظم کو چھوڑ کر ایک نئی راہ نکالتا ہے۔ اعلیٰحضرت امامِ احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُوال کیا گیا کہ غیر مسلم جو انگریزی جانتے ہیں کلمہ پڑھنے سے مسلمان ہو جائیں گے یا نہیں؟؟۔ انہوں نے جواب دیا۔ ''بیشک مسلمان ٹھریں گے اگر چہ طیبہ کا ترجمہ نہ جانیں۔ بلکہ اگر چہ کلمہ طیبہ بھی نہ پڑھا ہو کہ اتنا ہی کہنا کہ میں وہ مذہب چھوڑ کر دینِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبول کیا۔ ان کے اسلام کے لیے کافی ہے۔''

بدعتی

لیکن اسلام قبول کرنے کے بعد جو شخص حضور اکرم نبی محتشم نورِ مجسم شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے راستے سے گریز کرتا ہے اور بعض باتوں سے انکار کرتا اس کے متعلق اعلیٰحضرت امامِ احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا موقف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔ ''فی الواقع جو بدعتی ضروریاتِ دین میں سے کسی شے کا منکر ہو باجماعِ مسلمین یقیناً قطعاً کافر ہے اگر چہ کروڑ بار کلمہ پڑھے پیشانی اس کی سجدے میں ایک ورق ہو جائے بدن اس کا روزوں میں ایک خاک رہ جائے عمر میں ہزار حج کرے لاکھ پہاڑ سونے کے راہِ خدا پر دے۔۔ لا واللہ ہر گز کچھ قبول نہیں جب تک نہیں جب تک حضور پُر نور کی ان تمام ضروری

باتوں میں جو وہ اپنے رب کے پاس لائے تصدیق نہ کرے۔"

نوافل

ہمارے معاشرے کے بہت سے مسلمان فرائض و واجبات و سنن چھوڑ کر مستحبات اور مباحات میں لگے رہتے ہیں اعلیٰحضرت امامِ احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمل کی اس بے اعتدالی پر گرفت کی ہے۔ایک جگہ لکھا ہے:

"ابو محمد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب مستطاب فتوح الغیب میں کیا کیا جگر مثالیں ایسے شخص کے لئے ارشاد فرمائی ہیں جو فرض چھوڑ کر نفل بجالائے۔اس کتاب مبارک میں۔فرمایا:

فان اشتغل بالسنن والنوافل قبل الفرض لم یقبل منه واهين

اگر فرائض کی ادائیگی سے قبل سنن ونوافل میں مشغول ہوتو سنن ونوافل قبول نہیں ہوتیں بلکہ موجب اہانت ہوتی ہے۔

شریعت و طریقت

شریعت وطریقت اور بیعت کے بارے میں اعلیٰحضرت امامِ احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک بہت واضح ومعقول ہے۔عمرو کے اس قول کے بارے میں کہ "طریقت نام ہے وصول الی اللہ کا اور شریعت نام ہے اوامر ونواہی کا" جب اعلیٰحضرت امامِ احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے استفسار کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا: "عمرو کا قول کہ طریقت نام ہے وصول الی اللہ کا محض جنون وجہالت ہے دو حرف پڑھا ہوا جانتا ہے کہ طریق، طریقہ، طریقت راہ کو کہتے ہیں نہ کہ پہنچ جانے کو تو یقیناً طریقت بھی راہ ہی کا نام ہے اب اگر وہ شریعت سے جدا ہو تو بشارت قرآن عظیم خدا تک نہ پہنچائے گی بلکہ شیطان تک، جنت میں نہ لے جائے گی بلکہ جہنم میں کہ شریعت کے سوا سب راہوں کو قرآن عظیم باطل ومردود فرما چکا۔

ضرورت مُرشد

ضرورت مرشد کے بارے میں ایک سُوال کے جواب میں کہتے ہیں: "انجام کار رستگاری" (اگرچہ معاذ اللہ سبقت عذاب کے بعد ہو) یہ عقیدہ اہلِ سنت میں ہر مسلمان کے لیے لازم اور کسی بیعت ومرید پر موقوف نہیں اس کے واسطے صرف نبی کو مُرشد جاننا بس ہے۔لیکن اسی کے ساتھ یہ بھی لکھتے ہیں: "فلاح احسان کے لیے بیشک مُرشد خاص کی حاجت ہے اور وہ بھی شیخ اتصال اس کے لیے کافی نہیں۔"

استغاثہ و استعانت

حضور اکرم نورِ مجسم شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اولیاء کرام سے استغاثہ واستعانت کے بارے میں اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا موقف یہ ہے کہ یہ مشروط طور پر جائز ہے۔ ایک استفتاء کے جواب میں وہ لکھتے ہیں "جائز ہے جب کہ انہیں بندہ خدا اور اس کی بارگاہ میں وسیلہ جانے اور انہیں **باذن المدبرات امرا** سے مانے اور اعتقاد کرلے کہ بے حکم خدا ذرہ نہیں ہل سکتا اور اللہ عزوجل کے دیئے بغیر کوئی ایک حبہ نہیں دے سکتا ایک حرف نہیں سن سکتا پلک نہیں ہلا سکتا اور بیشک سب مسلمان کا یہی اعتقاد ہے۔

سجدۂ تعظیمی

بعض مسلمان حدود شرعیہ سے تجاوز کر کے مزارات کے آگے سجدہ وغیرہ کرتے ہیں اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غیر اللہ کے لیے سجدہ عبادت کو کفر و شرک اور سجدہ تعظیمی کو حرام قرار دیا ہے اور اس سلسلے میں ایک فاضلانہ ومحققانہ رسالہ لکھا ہے جس کا عنوان ہے۔ (الزبدہ الزکیہ لتحریم سجود التحیہ (1337ھ / 1918ء) اس رسالہ میں لکھتے ہیں: مسلمان اے مسلمان! اے شریعت مصطفوی کے تابع فرمان! جان اور یقین جان کہ سجدہ حضرت عزت عز جلالہ کے سوا کسی کے لیے نہیں اس کے غیر کو سجدہ عبادت تو یقیناً اجماعاً شرک مہین وکفر مبین اور سجدہ تحیت حرام وگناہ کبیرہ بالیقین۔ اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دعوے کے اثبات میں پہلے آیات قرآنی سے سجدہ تحیت کی حرمت کو ثابت کیا ہے۔ پھر چالیس احادیث سے ثابت کیا ہے اس کے بعد ڈیڑھ سو نصوص فقہ سے سجدہ تحیت کی حرمت کے دلائل پیش کیے ہیں۔

تصاویر

آج کل بے علم مسلمان گھروں میں براق کی تصاویر لگاتے ہیں یہ رواج پہلے بھی تھا اعلیحضرت امامِ احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے براق کی تصاویر لگانے کی سختی سے ممانعت کی ہے البتہ اور نعلین شریف کے عکس کو جائز اور مستحسن لکھا ہے۔

فاتحہ

مسلمانوں میں فاتحہ، سوم، چہلم، برسی، عرس وغیرہ کا رواج ہے۔ اعلیحضرت امامِ احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کی روح کو جائز قرار دیا ہے اور غیر ضروری لوازمات کو بے اصل اس طرح انہوں نے میانہ روی کی راہ اختیار کی ہے فاتحہ وغیرہ کو جائز قرار دیتے ہوئے آخر میں لکھا ہے۔ "باقی جو بیہودہ باتیں لوگوں نے نکالی ہیں مثلاً اس میں شادی کے سے تکلف کرنا، عمدہ عمدہ فرش بچھانہ، یہ باتیں بے جا ہیں اور اگر یہ سمجھتا ہے کہ ثواب تیسرے دن پہنچتا ہے یا اس دن زیادہ پہنچے گا اور روز کم، تو یہ عقیدہ بھی اس کا غلط ہے اسی طرح چنوں کی کوئی ضرورت نہیں نہ چنے بانٹنے کا سبب کوئی برائی پیدا ہو۔"

ایصالِ ثواب

کھانے کو سامنے رکھ کر ایصالِ ثواب کرنے کے بارے میں اپنے موقف کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "بات یہ ہے کہ فاتحہ ایصالِ ثواب کا نام ہے اور مومن کو عملِ نیک کا ایک ثواب اس کی نیت کرتے ہی حاصل اور کیے پر دس ہو جاتا ہے۔" رہا کھانا دینے کا ثواب وہ اگرچہ اس وقت موجود نہیں تو کیا ثواب پہنچانا شاید ڈاک یا پارسل میں کسی چیز کا بھیجنا سمجھا ہوگا کہ جب تک وہ شے موجود نہ ہو۔ کیا بھیجی جائے۔؟ حالانکہ اس کا طریقہ صرف جناب باری میں دعا کرنا ہے کہ وہ ثواب میت کو پہنچائے اگر کسی کا یہ اعتقاد ہے کہ جب تک کھانا سامنے نہ کیا جائیگا ثواب نہیں پہنچے گا تو یہ گمان اس کا محض غلط ہے۔ ہاں کر سکتا ہے محتاجوں کو چھپا کر دے یہ جو عام رواج ہے کہ کھانا پکایا جاتا ہے اور تمام اغنیاء و برادری کی دعوت ہوتی ہے ایسا نہ کرنا چاہیے۔

بے پردگی

دورِ جدید کی بدعات میں عورتوں کا بے محابہ گھومنا پھرنا، نامحرموں کے سامنے آنا میت کے گھر جمع ہو کر خوب کھانا پینا، رہنا سہنا زیارتِ قبور کے لیے قبرستان میں جانا اور نامحرم پیروں کے سامنے آنا عام ہے اعلیٰحضرت امامِ احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان تمام بدعات کی مخالفت کی ہے۔ ایک سوال کے جواب میں کہ "عورت اپنے محارم اور غیر محارم کے ہاں جا سکتی ہے یا نہیں؟؟؟ اعلیٰحضرت امامِ احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک رسالہ لکھا جس کا عنوان ہے۔ (مروج النجا لخروج النساء 1316 / 1898) اس رسالے میں اعلیٰحضرت امامِ احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عورتوں کی مندرجہ ذیل اقسام میں تقسیم کیا ہے پھر ہر ایک کے لیے الگ الگ حکم صادر کیا ہے۔

1: قابلہ 2: غاسلہ 3: نازلہ 4: مریضہ 5: مضطرہ 6: حاجہ 7: مجاھدہ 8: مسافرہ 9: کاسبہ 10: شاھدہ 11: طالبہ 12: مطلوبہ

مَیّت کے گھر مہمان داری

مندرجہ ذیل عنوان سے ایک رسالہ لکھا جس میں میت کے گھر انتقال کے دن یا بعد عورتوں اور مردوں کا جمع ہو کر کھانا پینا اور میت کے گھر والوں کو زیر بار کرنے کی سختی سے ممانعت کی گئی ہے:- (جلي الصوت لنهي الدعوت امام الموت (1310 / 1892)

زیارت قبور

ایک سُوال کے جواب میں کہ "عورتیں زیارتِ قبور کے لیے قبرستان جاسکتی ہیں یا نہیں؟ تحریر فرمایا:

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لعن اللہ زوارت القبور (اللہ کی لعنت اُن عورتوں پر جو زیارت قبور کریں)

(رواہ احمد ابن ماجہ و الحاکم عن حسان بن ثابت و الاولان و الترمذی عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہما)

اس موضوع پر اعلیٰحضرت امامِ احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک رسالہ بھی لکھا ہے جس کا عنوان ہے۔(جمل النور فی نہی النساء عن زیارۃ القبور(1339 / 1920) زیارت قبور کے سلسلے میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ شریف پر حاضری کو مستثنیٰ قرار دیا ہے کیونکہ عورتوں اور مردوں کا اس دربار میں حاضر ہونا احادیث مبارکہ سے ثابت ہے چنانچہ جب حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر عورتوں کی حاضری کے بارے میں سُوال کیا گیا تو فرمایا۔

غنیہ میں ہے یہ نہ پوچھو کہ عورتوں کا مزارات پر جانا جائز ہے یا نہیں بلکہ یہ پوچھو کہ اس پر کس قدر لعنت ہوتی ہے اللہ کی طرف سے اور کس قدر صاحب قبر کی جانب سے؟؟ جس وقت گھر سے ارادہ کرتی لعنت شروع ہوجاتی ہے سوائے روضہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کسی مزار پر جانے کی اجازت نہیں وہاں حاضری البتہ سنت جلیلہ عظیمہ قریب بواجبات ہے،خود حدیث میں ارشاد ہوتا ہے من زار قبری و جبت له شفاعتی جو میرے مزار کریم کی زیارت کو حاضر ہوا اس کے لیے میری شفاعت واجب ہے۔ دوسری حدیث میں ہے من حج ولم یزرنی فقد جفانی جس نے حج کیا اور میری زیارت کو نہ آیا بیشک اس نے مجھ پر جفا کی۔

پیرو مرشد

فی زمانہ عورتیں اپنے پیروں اور مرشدوں کے سامنے بے دھڑک آجاتی ہیں نہ ان کو کوئی حجاب آتا ہے اور نہ پیر ہی منع کرتے ہیں اس سلسلے مین اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہٗ سے ایک استفتاء کیا گیا تو انھوں نے جواب دیا: "بیشک ہر غیر محرم سے پردہ فرض ہے جس کا اللہ ورسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے بیشک پیر مریدہ کا محرم نہیں ہوجاتا۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بڑھ کرامت کا پیر کون ہوگا؟ وہ یقیناً ابوالروح ہوتا ہے۔ اگر پیر ہونے سے آدمی محرم ہوجایا کرتا تو چاہیے تھا کہ نبی سے اس کی اُمت سے کسی عورت کا نکاح نہ ہوسکتا۔"

چراغ جلانا

مزرات پر روشنی کرنے چراغ، لوبان، بخور جلانے اور چادر چڑھانے کا بھی عام رواج ہے اعلیحضرت رضی اللہ عنہ نے ان تمام رسوم ورواج سے متعلق میانہ روی اختیار کرتے ہوئے معقول فیصلے صادر کیے ہیں۔قبروں پر چراغ جلانے کے بارے میں سُوال کیا گیا تو شیخ عبدالغنی نابلسی کی تصنیف حدیقہ ندیہ کے حوالے سے تحریر فرمایا:

o۔قبروں کی طرف شمع لے جانا بدعت اور مال کا ضائع کرنا ہے۔

اس کے بعد اعلیحضرت رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں۔

o۔ یہ سب اس صورت میں ہے کہ بالکل فائدے سے خالی ہو اور اگر شمع روشن کرنے میں فائدہ ہو کہ موقع قبور میں مسجد ہے یا قبور سرراہ ہیں وہاں کوئی شخص بیٹھا ہے۔۔تو یہ امر جائز ہے۔

ایک اور جگہ اسی قسم کے سُوال کے جواب میں لکھا ہے۔۔

o۔اصل یہ ہے کہ اعمال کا مدار نیت پر ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں انما الاعمال با لنیات اور جو کام دینی فائدے اور دینوی نفع جائز دونوں سے خالی ہو عبث ہے اور عبث خود مکروہ ہے اور اس میں مال صرف کرنا اسراف ہے اور اسراف حرام ہے۔ قال اللہ تعالی ولا تسرفوا ان اللہ لا یحب المسرفین اور مسلماموں کو نفع پہنچانا بلاشبہ محبوب شارع ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں من انستطاع منکم ان ینفع اخاہ فلینفعہ تم میں جس سے ہوسکے کہ اپنے بھائی مسلمان کو نفع پہنچائے تو پہنچائے۔

اگربتی اور لوبان جلانا

قبر پر لوبان اور اگربتی جلانے کے لیے دریافت کیا گیا تو جواب دیا گیا: عود، لوبان وغیرہ کوئی چیز نفس قبر پر رکھ کر جلانے سے احتراز چاہیے اگرچہ کسی برتن میں ہو لما فیہ التفاول القبیح بطلوع الد خان من علی القبر والعیاذ باللہ ۔۔اور قریب قبر سلگانا (اگر نہ کسی تالی یا ذاکر یا زائر حاضر خواہ عنقریب آنے والے کے واسطے ہو) بلکہ یوں صرف قبر کے لیے جلا کر چلا آئے تو ظاہر منع ہے اسراف اور اضاعت مال میت صالح اس غرفے کے سبب جو اس قبر میں جنت سے کھولا جاتا ہے اور بہشتی نسیمیں ،بہشتی پھولوں کی خوشبوئیں لاتی ہیں دنیا کے اگر اور لوبان سے غنی ہے۔

چادر چڑھانا

قبر پر چادر چڑھانے کے بارے میں دریافت کیا گیا: جب چادر موجود ہو اور ہنوز پرانی یا خراب نہ ہوئی ہو کہ بدلنے کی حاجت ہو تو بیکار چادر چڑھانا فضول ہے بلکہ جو دام اس میں صرف کریں ولی اللہ کی روح مبارک کو ایصال ثواب کے لیے محتاج کو دیں۔

اعلیحضرت رضی اللہ عنہ نے مندرجہ بالا رسوم و رواج میں اسراف اور اضاعت مال سے بچنے اور کفایت شعاری کے اسلامی معاشی نظریہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے فیصلے صادر کیے ہیں یعنی اگر کسی عمل نیک میں افادیت ہے تو جائز ہے اور اضاعت مال ہے تو حرام ہے اور یہ اصول صرف قبور کے لیے خاص نہیں بلکہ انسانی زندگی کے ہر گوشہ کے لیے ہے۔

آلات موسیقی

ہمارے معاشرے مین قوالی میں موسیقی (مزامیر) کا عام رواج ہے درگاہوں حتیٰ کہ مسجدوں کے قریب ڈھول سارنگی وغیرہ سے خوب قوالیاں ہوتی ہیں پھر عرس وغیرہ میں خاص اہتمام ہوتا ہے اس کے علاوہ بعض اعراس میں تو عورتیں بھی جمع ہوتی ہیں اور بے پردہ گھومتی ہیں اور دوسرے بہت سے تماشے ہوتے ہیں جو شرمناک بھی ہیں اور غمناک بھی۔ اعلیحضرت رضی اللہ عنہ نے ایسے رواجوں کو جو شریعت کے خلاف ہیں ناجائز قرار دیا ہے۔ آلات موسیقی کت بارے میں ایک سُوال کے جواب میں وہ لکھتے ہیں۔

"مزامیر جنھیں مٹانے کے لیے حضوا کرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تشریف لائے کمافی الحدیث مطلقاً حرام ہے۔"

ایسی قوالی میں شرکت کے لیے دریافت کیا گیا جس میں آلات موسیقی وغیرہ کا اہتمام ہو تو جواب دیا: ایسی قوالی حرام ہے حاضریں سب گناہ گار ہیں اور ان سب کا گناہ ایسا عرس کرنے والوں اور قوالوں پر ہے اور قوالوں کا بھی گناہ اس عرس کرنے والے پر۔

اعراس مروجہ

اعراس مروجہ میں شرکت کے بارے میں پوچھا گیا تو سخت شرائط و پابندیوں کت ساتھ اس کے جواز کا فتویٰ دیتے ہوئے لکھا:

"عرس متعارف مزکور فی السوال کہ ہجوم زناں، وتماشائے مرداں آثار شرکیہ وارتکاب معاصی نظارہ اجنبیہ ولہو ولعب وطوائفان رقاصان وآلات مزامیر وغیرہ سے خالی ہو بلا شبہ جائز اور درست ہیں کہ **الامور بمقاصدھا** اور ظاہر کہ غرض انعقاد اس مجلس سے ایصال ثواب فاتحہ وقرآن خوانی ہے۔ آجکل اعراس میں بکثرت ان امور کا ارتکاب کیا جاتا ہے اعلیحضرت رضی اللہ عنہ نے جن کی نفی فرمائی ایسے اعراس میں شرکت جہاں ان افعال قبیحہ کا ارتکاب ہو اعلیحضرت رضی اللہ عنہ کے نزدیک جائز نہیں۔

آتش بازی

بعض مسلمانوں میں شادی کے موقع پر آتش بازی چھوڑنے کا رواج ہے اور شب برأت کے موقع پر تو اکثر مسلمان آتش بازی کا اہتمام کرتے ہیں خصوصاً بچے اس شغف میں مصروف نظر آتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ سے اس سلسلے میں ایک سوال پوچھا گیا تو جواب دیا: ''آتش بازی جس طرح شادیوں اور شب برات میں رائج ہے۔ بیشک حرام اور پورا جرم ہے اس میں تضیع مال ہے قرآن مجید میں ایسے لوگوں کو شیطان کا بھائی فرمایا۔

قال اللہ تعالی ولا تبذر تبذیرا ان المبذرین کانو ا اخوان الشیطن

شادی بیاہ

جس شادی میں گانا بجانا اور محرمات شرعیہ کا ارتکاب ہو اس میں شرکت سے منع فرمایا اور یہ ہدایت کی۔ ممانعت کی اصل وجہ یہی ہے کہ شرکت سے مرتکب کی ہمت افزائی ہوتی ہے اور وہ باز نہیں آتا ہمارے معاشرے میں بہت سے لوگ فضول خرچیوں میں مبتلا ہیں بلکہ فضول خرچی ہماری طبیعت ثانیہ بن گئی ہے ایک دوسرے کی ہمت افزائی کرتا ہے ایک دوسرے کی حرص کرتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم سب بینائی سے محروم ہو گئے۔ محدث بریلوی نے ملت کی اس پستی اور انحطاط پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے: قلب جب تک صاف ہے خیر کی طرف بلاتا ہے اور معاذ اللہ کثرت معاصی اور خصوصا کثرت بدعات سے اندھا کر دیا جاتا ہے اب اس میں حق سننے کی استعداد باقی رہتی ہے۔

دیگر بدعات

جن بدعات کا اوپر ذکر کیا گیا ان کے علاوہ بھی ہمارے معاشرے میں بہت سی ایسی بدعتیں پائی جاتی ہیں جن کی شریعت میں ممانعت ہے۔ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے اپنی نگارشات میں ایسی بدعتوں کی نشاندہی فرمائی ہے اور ان کی بے خکنی کے لیے پوری پوری کوشش کی ہے ایسی چند مزید بدعات کا ارشاد کیا جاتا ہے۔ ہمارے معاشرے میں طلبہ کو معاوضہ دے کر قرآن خوانی کرانے کا رواج ہے اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے قرآن خوانی کے لیے اجرت لینے اور دینے کو ناجائز قرار دیا ہے۔ آجکل عامی و عالم سب تصویریں کھنچواتے ہیں اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے نزدیک ذی روح کی تصویریں بنانا اور اعزاز کے ساتھ اپنے پاس رکھنا حرام ہے۔ اکثر لوگ داڑھی منڈواتے اور کترواتے ہیں اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے نزدیک ایسا شخص فاسق معلن ہے اور اس کو امام بنانا گناہ ہے۔ ہمارے معاشرے میں دولھا والے دلھن والوں سے جہیز کے سلسلے میں مختلف چیزوں کا مطالبہ کرتے ہیں اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے نزدیک ایسا جہیز مانگنا کھلی رشوت ہے اور حرام ہے اس کا استعمال بھی حرام ہے ہم انگریزی وضع کے کپڑے پہن کر فخر محسوس کرتے ہیں اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے ایسے لباس پہننا حرام، سخت حرام، اشد حرام قرار دیا ہے۔ کھڑے ہو کر کھانا عام ہو گیا ہے اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے ایسے لوگوں کو یہ حدیث یاد دلائی ہے جس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیٹھ کر اور جوتے اتار کر کھانے کا حکم دیا ہے۔ اسی طرح کھڑے ہو کر پیشاب کرنے والوں کو یہ حدیث یاد دلائی ہے جس میں حضوع اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بے ادبی اور بدتہذیبی ہے کہ آدمی کھڑے ہو کر پیشاب کرے۔ بعض مسلمان ہندوؤں کی تفریح اور میلوں میں شریک ہوتے ہیں اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے تفریح میلوں میں شرکت کو ناجائز اور مذہبی میلوں میں شرکت کو حرام قرار دیا ہے۔ اکثر مسلمان تعزیہ داری کو اچھا سمجھتے ہیں اور اس میں شریک ہوتے ہیں اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے ایسے مسلمانوں کو جاہل خطا کار اور مجرم قرار دیا ہے بالعموم عورتیں بہت سی وہمی باتوں کا شکار ہو جاتی ہیں مثلاً فلاں گھر، درخت یا طاق میں شہید مرد رہتے ہیں وغیرہ وغیرہ ایسے حالات کو اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ بیہودہ اور واہیات قرار دیا ہے۔ مسلمان فاتحہ خوانی کے لیے قبرستان میں حاضری کے وقت قبروں پر چلتے چلے جاتے ہیں اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے جوتا پہن کر قبروں پر چلنے کو اہل قبور کی توہین قرار دیا ہے۔ ہمارے ہاں اونچی اونچی قبریں بنانے کا رواج ہے اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے ایک بالش اونچی قبر کو سنت کے مطابق اور اس سے زیادہ اونچی کو سنت کے خلاف قرار دیا ہے آپ نے قبر کو بوسہ دینا بھی خلاف ادب لکھا ہے۔ آجکل بعض لوگ دیکھاوے اور شہرت کے لیے خیرات کرتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ ایسی خیرات کو حرام قرار دیا ہے۔ اکثر لوگ سامنے یا پیٹھ پیچھے مسلمان بھائیوں کی بدگوئی کرتے ہیں اور چغلی کھاتے ہیں اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے اس کو بھی حرام قرار دیا اور قائل تعزیر اور وہ حدیث پاک یاد دلائی ہے جس میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سن رسیدہ مسلمان، مسلمان عالم اور مسلمان عادل بادشاہ کے حق کو ہلکا جاننے والے کو منافق قرار دیا ہے۔ الغرض اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے بے شمار بدعات کا رد فرمایا اگر اس موضوع پر تحقیق کی جائے تو ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے اور اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے تجدیدی کارناموں کا صحیح ادراک ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ ہم کو سلف صالحین کے راستے پر چلائے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کا سچا ذوق عطا فرمائے اور آپ کی محبت و عشق میں خاتمہ بالخیر فرمائے۔ آمین